سوال

(454) عقیقہ کے جانوروں کی تعداد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حافظ محمد یونس میر پور آزاد کشمیر سے پوچھتے ہیں عقیقہ کیا جا سکتا ہے لڑکے کے لیے عموماً دو جانوروں کی شرط ہے کیا ایک جانور بھی ذبح کیا جا سکتا ہے نیز کیا عقیقہ کے جانور میں قر بانی کی شرائط ملحوظ رکھنا ضروری ہیں اس کے علاوہ ایک اور مسئلہ ہمارے لیے باعث نزاع بنا ہوا کہ کچھ لوگ دن معین کیے بغیر میت کی طرف سے کھانا کھلانے کا اہتمام کرتے ہیں اور تمام عزیز واقارب کو اس دعوت میں مدعو کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس کا ثواب ہمارے فوت شدہ عزیز کو ملے گا اس کے متعلق شرعی موقف بیان کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عقیقہ اس جانور کو کہتے ہیں کہ جو بچے کی پیدائش کے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے تمام ائمہ ومحدثین کرام اس کی مشروعیت کے قائل ہیں صرف امام ابوحنیفہ رحمة اللہ علیہ کی طرف سے عدم مشروعیت منقول ہے کیوں کہ وہ اسے دور جاہلیت کی یادگار قرار دیتے ہیں صاحب استطاعت کو بچے کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرنا ضروری ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: (1)بچے کی پیدائش پر عقیقہ ہے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اس کی حجامت بنواؤ۔ (جامع ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری بطور عقیقہ ذبح کریں۔ (مسند امام احمد)

(3)سر کے بال منڈوائے جائیں اور اس کا نام رکھا جائے۔ (ابوداؤد،ابن ماجہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت برید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیقہ کیا تھا (نسائی) ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دو دو مینڈھے ذبح کیے تھے اگرچہ بعض روایت میں ایک ایک مینڈھا ذبح کرنے کا بھی ذکر ہے لیکن علامہ البانی رحمة اللہ علیہ نے ان تمام روایات کو مرجوح قرار دیا ہے۔ (ارواء الغلیل ص 384/4)

حافظ ابن قیم رحمة اللہ علیہ نے بھی مختلف دلائل سے اس بات کو راجح قرار دیا ہے کہ بچے کی طرف سے دو اور بچی کی طرف سے ایک جانور ذبح کیا جائے۔ (زاد المعاد)

اگر عدم استطاعت کی وجہ سے ساتویں دن عقیقیہ نہ ہو سکے تو جب بھی اللہ ہمت اور موقع دے عقیقہ کیا جا سکتا ہے چودھویں اور اکیسویں دن عقیقہ کرنے کی روایات صحیح نہیں

ہیں۔ عقیقہ کا جانور نمایاں اور کھلے عیوب سے پاک ہونا چاہیے البتہ قربانی کی شرائط اس میں نہیں ہیں قربانی کے احکام اس سے الگ ہیں نمایاں فرق یہ ہے کہ قربانی میں ایک ہی جانور تمام اہل خانہ کی طرف سے کافی ہوجاتا ہے جبکہ عقیقہ میں ایسا نہیں ہوتا میت کے ایصال ثواب کےلیے دعوت کا اہتمام کرنا پھر اس مین خویش واقارب کو بلانا قرون اولیٰ میں اس کا ثبوت نہیں ملتا ہے خواہ کسی دن کی تعین ہو یا پہلے سے کوئی دن مقرر نہ کیا جائے میت کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیے یا پھر غربا و مساکین کے کھانے کا اہتمام کیا جائے سلف صالحین نیکی کے کاموں میں بہت حریص تھے ان سے قسم کی دعوتیں کرنا ثابت نہیں ہے جس میں صرف برادری کو مدعو کیا جائے لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:460